بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رافعہ عزیز(میرا دل جو تم پہ نثار ہے)صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول(میرا دل جو تم پہ نثار ہے)کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

****

New Era Magazine

یونیورسٹی میں پلے کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں اس وقت مناہل ہیڈ آف سوسائٹی کے آفس میں کھڑی تھی

"آپ کا نام لِسٹ میں لکھ چکے ہیں"

"سر لیکن فائنل کے ساتھ باقی ایکٹیویٹیز"

"مس مناہل ہمیں پوری امید ہے آپ کر لیں گی اور آپ اکیلی نہیں ہیں آپ کے ساتھ۔۔"

"سر میں آئی کم اِن" وہ پلٹی دروازے پر معیز احمد کھڑا تھا

"جی جی آئیں معیز" وہ اندر آیا

"مناہل آپ کے ساتھ معیز ہو گا۔۔۔معیز یہ ہے مناہل اب آپ دونوں مل کر ہوسٹنگ کی تیاری کر لیں"

"اوکے سر" معیز نے جواب دیا جبکہ مناہل تو کچھ بول ہی نہیں پائی وہ دونوں جانے کے لیے پلٹے تبھی سر اسلم بولے

"آپ دونوں نے نوٹس دیکھ لیا ہے"

"نہیں سر"

"فائنل پروجیکٹ کی ڈیٹ آگے ہو گئی ہے" سر نے انہیں بتایا

New Era Magazine

"آ گے۔۔۔ لیکن سر پھر تو نیو سمسٹر شروع ہو جائے گا"

"تو کیا آپ لوگوں نے نیو سٹوڈنس کا ویلکم نہیں کرنا اب جلدی سے جائیں اور پریکٹس شروع کریں"

"جی" وہ دونوں باہر آ گئے

"مناہل" باہر نکلتے ہی وہ دعا کے پاس جانے لگی تھی معیز نے اسے روکا مناہل جلد سے جلد اس کے سامنے سے ہٹنا چاہتی تھی اپنے تیز دھڑکتے دل کو سنبھالنا چاہتی تھی

"جی"

"آپ مجھے بتا دیں پریکٹس کب شروع کرنی ہے"

"میرا ابھی لیکچر ہے اس کے بعد میں فری ہوں"

"چلیں ٹھیک ہے" دونوں اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئے

کلاس سے فری ہوتے ہی دعا نے اسے بلایا

"مناہل کیا ہوا ہے کیا کہا سر نے"

"ہوسٹنگ کا کہہ رہے تھے" اس نے منہ بنایا

"تو کیا ہوا آخری دفعہ بھی تو تم نے ہی کی تھی"

"ہاں لیکن اس دفعہ مجھے نہیں کرنی دعا تین دن بعد ہمارے پیپرز شروع ہو رہے ہیں

"وہ دونوں اٹھ گئی

"اوہو مناہل کچھ نہیں ہوتا یہ بتاؤ تمہارے ساتھ کون ہے" وہ دونوں آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئی

"معیز احمد"

"کیاا!" دعا حیرت سے چیخی

"دفعہ ہو جاؤ" مناہل نے اس کے کندھے پر تھپڑ لگایا

"مناہل۔۔۔۔ معیز احمد ہے تمہارے ساتھ ہائے اللہ اب تو سب گئے کسی کی نظر نہیں ہٹنے والی تم دونوں پر سے فاطمہ کی دلی خواہش پوری ہونے جا رہی ہے"

"دعا تم پاگل ہو کیا بول رہی ہو معیز اور میں۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہے" بول وہ دعا سے رہی تھی لیکن آنکھیں سامنے کسی پر تھی

"کیوں کیا برائی ہے تم میں لمبے لمبے کان ہیں تمہارے، ڈریکولا جیسے دانت ہیں بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"

"نہیں لیکن معیز احمد کے پاس ایک عدد گرل فرینڈ ضرور ہے جو تمہارے دانت توڑ سکتی ہے" اس نے سامنے اشارہ کیا دعا نے سامنے دیکھا معیز اور حسن کے ساتھ ایشا اور اس کی دوست کھڑی تھی دعا تو جل بھن گئ

"کیا دیکھا دیا تم نے مجھے ایک قتل معاف ہوتا نہ تو میں اس کا کرتی"

"اپنے دماغ میں یہ بات مت لانا کہ معیز یا میرا کوئی جوڑ ہے مجھے بس ڈاکٹر بنا ہے" سنجیدگی سے بول کر وہ معیز کی جانب بڑھ گئ اور دعا اسے دیکھتی رہ گئ

"اگر جانتی ہو کہ معیز احمد تمہارا نہیں ہے تو کیوں اس کی محبت میں قید ہو گئ ہو کیوں ایسی تکلیف کو گلے لگا لیا ہے جس سے پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہے" دعا پہلے تو سمجھ نہیں پائی لیکن آہستہ آہستہ اسے سب سمجھ آرہا تھا بزنس ڈیپارٹمنٹ سے جانا کیفے میں چور نظروں سے معیز کو دیکھنا ایشا کو معیز کے ساتھ دیکھ کر آنکھوں میں اداسی آجانا وہ سب دیکھ رہی تھی وہ سب سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"تم کسی کے ساتھ ہوسٹنگ نہیں کرو گے معیز" مناہل نے پہلے ایشا کو دیکھا پھر معیز کو

"مناہل آپ چلیں میں آتا ہوں" وہ سر ہلا کر چلی گئ

"یہ کیا طریقہ ہے ایشا"

"میں تمہیں صاف صاف کہہ رہی ہوں معیز تم اس کے ساتھ ہوسٹنگ نہیں کرو گے
"

"تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں معیز احمد کسی کے حکم کا پابند نہیں ہے
"وہ بیگ کندھے پر ڈال کر آگے بڑھ گیا

"معیز احمد مائی فٹ "وہ غصے سے چیخی

"ریلیکس ایشا صرف ہوسٹنگ ہی تو ہے "

"صرف ہوسٹنگ نہیں ہے سب مجھے باتیں سنائیں گے کہ ایشا تم تو کہتی تھی معیز تمہاری مٹھی میں ہے پھر کوئی دوسری لڑکی اس کے ساتھ کیوں کھڑی ہے اور لڑکی بھی وہ مناہل ندیم میڈیکل کی ٹاپر"

"اوہ کم اون ایشا تمہیں لگتا ہے معیز دل ہارنے والوں میں سے ہے صرف اس پر دل ہارا جا سکتا ہے وہ کسی کا دیوانہ نہیں ہو سکتا"

"مجھے ہر حال میں اس لڑکی کو معیز سے دور کرنا ہے "وہ پاؤں پٹخ کر چلی گئ

وہ دونوں ڈائس پر کھڑے لِسٹ دیکھ رہے تھے مناہل نے ایک پیج پر سارے (پلیز Plays) کے نام لکھے معیز بھی ساتھ کھڑا کام کر رہا تھا اچانک اس کی نظر اٹھی اور پھر پلٹنا بھول گئ مناہل اپنے دھیان میں کام کر رہی تھی سی گرین رنگ کا سوٹ ڈوپٹہ سر

New Era Magazine

پر تھا کچھ بال کیچر سے نکل کر چہرے پر جھول رہے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر بال کان کے پیچھے کیے معیز سنبھلا اس کے ہاتھ سے پیپر چھوٹ کر نیچے گرا وہ اسے اٹھانے کے لیے نیچے جھکا تبھی مناہل نے بے دھیانی میں پاؤں اٹھایا اور معیز کے ہاتھ پر چڑھ گئی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"سوری مجھے پتا نہیں چلا "معیز پیپر اٹھا کر کھڑا ہوا

"کوئی بات نہیں"

"آئی ایم رئیلی سوری آپ کو لگی تو نہیں"وہ رو دینے کو تھی

"کچھ نہیں ہوا آپ کا کون سا اتنا وزن ہے جو میرا ہاتھ زخمی ہو جائے گا میں ٹھیک ہوں"وہ مسکرایا

"سوری"

"مناہل اب آپ سوری نہیں کہیں گی دکھائیں لسٹ"اس نے مناہل کے ہاتھ سے پیپر پکڑا مناہل فوراً رخ موڑ کر بیگ میں کچھ ڈھونڈنے لگی

****

رات اپنے پر پھیلا چکی تھی آسمان پر کالے بادلوں کا بسیرا تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑی پریکٹس کر رہی تھی بولتے بولتے اچانک وہ رکی سر جھکا کر پاؤں کو دیکھا

(کچھ نہیں ہوا مجھے آپ کا کون سا اتنا وزن ہے جو میرا ہاتھ زخمی ہو جائے گا میں ٹھیک ہوں)اس نے مسکرا کر سر اٹھایا سامنے اپنا عکس دیکھتے ہی مسکراہٹ سُکڑی

"یہ مجھے کیا ہوتا جارہا ہے"

"محبت" اندر کہی سے آواز آئی

"نہیں میں محبت نہیں کر سکتی"

"کیوں نہیں کر سکتی "

"میں ایسا نہیں کر سکتی"

"تم معیز احمد سے محبت کرنے لگی ہو" مناہل کی آنکھیں بھیگنے لگی

"وہ میرا نہیں ہے" آنسوں ٹوٹ کر گرا دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے فوراً اپنے آپ کو سنبھالا

"مناہل"

"ہاں آجاؤ دعا"

"کیا ہو رہا تھا سوئی کیوں نہیں" دعا کمرے میں آئی

"بس سونے لگی تھی" وہ بیڈ پر آکر بیٹھی

"کپڑے نکال لیے کل کے لیے"

"ہاں وہ دیکھو" اس نے پیچھے اشارہ کیا دعا نے مُڑ کر دیکھا

"واؤ ڈریس تو بہت پیارا ہے تم بلیک پہن رہی ہو میرا بلیو ہے"

"بیا سے بات ہوئی"

"ہاں"

"اسے کہو کراچی کا چکر لگا لے"

"ابھی تو وہ باہر جانے کی تیاریوں میں لگی ہوئی ہے اگلے مہینے کلاسس شروع ہو رہی ہیں اس کی"

"اوہ ہاں چلو کل بات کرتی ہوں اس سے" وہ کروٹ لے کر لیٹ گئی دعا بھی لائٹ بند کر کے لیٹ گئی کمرے میں اندھیرا چھا گیا مناہل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں کانوں میں کسی کی آواز نے دستک دی کیفے میں بیٹھے ہوئے معیز کی آواز اس تک باآسانی پہنچ رہی تھی دعا سر سے نوٹس لینے گئی ہوئی تھی

"تجھے کیسا لگتا ہے معیز اتنی لڑکیاں تیری دیوانی ہیں"

"یقین مان آیان مجھے زہر لگتا ہے جب لڑکیاں میرے پیچھے آتی ہیں یار یہ کیوں ایسی حرکتیں کرتی ہیں یہ مجھے جانتی نہیں ہیں میں کیسا ہوں آوارہ چھچھوڑا نہیں اس چیز سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بس لڑکا اچھی شکل و صورت والا ہے کافی ہے۔۔۔۔ عورت کا تو

اعلیٰ مقام ہے اس پر یہ پنچ حرکتیں نہیں جچتی یہ خود اپنی عزت کا خیال نہیں کرتیں پھر کچھ غلط ہو جائے تو مظلوم بن جائیں گی اور سارا ملبہ مرد پر الٹا دیں گی"

"ایشا کے بارے میں کیا خیال ہے" آیان اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا

"میں سمجھا نہیں۔۔۔۔وہ ہارون انکل کی بیٹی ہے اسی لیے اسے کچھ کہتا نہیں ہوں اور میرا نہیں خیال وہ ایسی ہے" آیان نے سر جھٹکا اب وہ اسے کیا بتاتا

بادل گرجنے کی آواز پر وہ چونکی بارش شروع ہو چکی تھی اس نے گردن موڑ کر دعا کو دیکھا وہ سو چکی تھی پھر دوبارہ کروٹ لے لی ہوا سے پردے ہل رہے تھے رات قطرہ قطرہ گزر رہی تھی

****

فنکشن اس دفعہ یونیورسٹی کے نئے آڈیٹوریم میں تھا ہر موڑ پر گارڈ کھڑے تھے جو سب کو راستہ بتا رہے تھے وہ دونوں گارڈ کے بتائے ہوئے راستے کی جانب بڑھ گئیں مناہل نے کالے رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی جس کے گلے اور بازوؤں میں گولڈن کام تھا ساتھ میں گولڈن ہیل پہنے وہ دونوں آہستہ سے آڈیٹوریم کے سامنے پہنچی

"سر پہلے ہی بتا دیتے کہ ادھر آنا ہے گاڑی یہی لے آتے "

"اچھا اب چلو" مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئی لمبے بال کمر پر جھول رہے تھے ڈوپٹہ اس نے کندھوں پر ڈال رکھا تھا اور اوپر چادر لے رکھی تھی وہ دونوں آڈیٹوریم میں آ گئیں

"میں تو یہاں بیٹھ رہی ہوں تم جاؤ اپنے پاٹنر کے پاس" دعا بیٹھ گئی

"میرے ساتھ چلو تو صحیح"

"نہیں میں نہیں آ رہی"

"دفعہ ہو جاؤ" مناہل سٹیج کے پیچھے بنے کمروں کی جانب بڑھ گئی سامنے سے آیان آ رہا تھا اس نے اسے روکا

"اسلام و علیکم معیز کہاں ہے"

"وعلیکم اسلام وہ سر کے پاس۔۔۔۔آپ کو بھی سر بلا رہے تھے"

"کدھر ہیں سر"

"اس طرف" آیان نے دائیں جانب اشارہ کیا

"مناہل نے کمرے میں آ کر ارد گرد نظر دوڑائی سب پلے کی تیاریوں میں مگن تھے اس نے بائیں جانب دیکھا ایک لڑکے کی کمر اس کی طرف تھی کالی جینز پر سفید

شرٹ اس پر کالا بلیزر پہنے وہ اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا وہ اس کی جانب بڑھ گئ
معیز کے ساتھ اسے سر بھی کھڑے نظر آ گئے

"مناہل شکر ہے آپ آگئ آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے "معیز نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

"سوری سر ٹریفک بہت تھی"

"کوئی بات نہیں یہ لیں آپ دونوں ایک دفعہ یہ دیکھ لیں اور ہاں معیز اپنا گٹار ریڈی رکھو تمہاری پرفارمنس ضرور ہو گی"

"جی سر "معیز نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں ٹھیک کیا سر اسلم معیز کا کندھا تھپک کر چلے گئے دو منٹ تک بھی جب مناہل کچھ نہیں بولی تو معیز نے ہی اسے بلایا

"مناہل"

"جی"

"چلیں"

"یہ لو"سامنے سے آتے آیان نے گٹار معیز کو پکڑایا

"تھینکس یار ماما کا خیال رکھنا"

"تو بے فکر ہو جا میں آنٹی کے ساتھ ہی ہوں"

New Era Magazine

"ایشا آ گئ ہے؟ وہ آئے تو اسے ماما کے ساتھ بیٹھا دینا" مناہل نے رخ موڑ لیا

"نہیں ابھی تک تو نہیں آئی میں دیکھتا ہوں" آیان چلا گیا تو وہ مناہل کی طرف پلٹا

"باہر جا کر پریکٹس کر لیں ہم" مناہل نے اثبات میں سر ہلایا

آسمان پر سیاہی پھیلی ہوئی تھی وہ بینچ پر آ کر بیٹھا جس جگہ وہ تھے وہاں ہلکی روشنی تھی

"یہ لیں "معیز نے جیب سے چاکلیٹ نکال کر آدھی اپنے پاس رکھی اور آدھی مناہل کی طرف بڑھائی

"نہیں تھینک یو"

"لے لیں اور یہ کھا کر ریلیکس ہو جائیں" مناہل نے آہستہ سے چاکلیٹ پکڑ لی

"تھینک یو "

" چلیں میں آپ کو گٹار بجا کر دکھاتا ہوں آپ بتانا کیسا بجایا ہے کافی وقت ہو گیا ہے اب تو اسے اٹھائے ہوئے" مناہل مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نگاہِ یار کے پردوں میں ہے ادا کیسی۔۔!

ستم کیسا، کرم کیسا، جفا کیسی وفا کیسی۔۔!

اگر دل ہار ہی بیٹھے ہو ہمدم محبت میں۔۔۔!

فنا کیسی،

بقا کیسی،

سزا کیسی،

جفا کیسی....

فنکشن شروع ہوتے ہی آڈیٹوریم کی روشنی مدہم کر دی گئی اب صرف سٹیج پر روشنی تھی سب کی نظریں سٹیج پر تھی مناہل اور معیز ایک ساتھ سٹیج پر چڑھ کر ڈائس کی جانب بڑھے

سلمہ بیگم دونوں کو دیکھے گئ پھر آیان کی جانب جھکی

"آیان معیز کے ساتھ کون ہے" انہوں نے مناہل کی طرف اشارہ کیا وہ دونوں ایک ساتھ کھڑے انہیں بہت پیارے لگ رہے تھے

"مناہل ندیم میڈیکل کی ہے" وہ مسکرائی مناہل اور معیز بہت اچھی کمپیرنگ کر رہے تھے ایشا کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑی مناہل کا گلا دبا دے تقریب کے ختم ہوتے ہی سب آڈیٹوریم سے باہر نکلنے لگے معیز نے جاتے جاتے پلٹ کر مناہل کو دیکھا وہ سر سے بات کر کے مُڑی معیز مسکرایا اور بائے کا اشارہ کر کے پلٹ گیا مناہل تو جیسے تھم گئ پھر سنبھل کر دعا کی جانب بڑھ گئ

"اف آج تو بہت برا حال ہو گیا ہے میرے پاؤں بہت دکھ رہے ہیں" وہ دونوں ساتھ چلتی باہر آئی تقریباً سب ہی جا چکے تھے دعا گم سم سی چل رہی تھی

"دعا"

"ہوں"

"میری شال اور کلچ کہاں ہے"

"اوہ وہ تو اندر رہ گیا"

"دعا تم۔۔اب میں کیا کہوں تمہیں۔۔یہیں رکنا میں لے کر آتی ہوں" اس نے ڈوپٹہ حجاب کی طرح لے لیا اور اندر چلی آئی

"اب کہاں ڈھونڈوں" آڈیٹوریم میں مدھم روشنی تھی جہاں دعا بیٹھی تھی وہ اس جگہ دیکھ کر سٹیج کے پیچھے بنے کمرے میں آئی یہ آڈیٹوریم نیا بنا تھا اس لیے کمرے میں لکڑی کے ٹکڑے، لکڑی کاٹنے والے آلات پڑے تھے اور دروازے کے ساتھ شیشے کھڑے کر کے رکھے ہوئے تھے بے دھیانی میں اس نے ہاتھ دیوار پر رکھا ایک شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اس کا ہاتھ زخمی ہوتے ہوتے بچا

"یہ کہاں آ گئی" وہ پلٹنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر سامنے میز پر پڑے کلچ اور اپنی چادر پر پڑی لکڑی کے بھورے کی وجہ سے یا کوئی کیمیکل تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں

جلنے لگی اور گلے میں چبھن ہونے لگی اس نے پِن کھول کر نقاب کر لیا پھر آگے بڑھی شال لے کر اس نے کلچ اٹھایا میز پر اور بھی چیزیں پڑی تھی جو سٹوڈنٹس اپنا سامان بھول گئے تھے سب یہی پڑا تھا

"یہ تو معیز کا موبائل ہے" اس نے موبائل اٹھایا تبھی لائٹ چلی گئی وہ ڈر کر پلٹی

"کوئی ہے؟" اس نے ڈرتے ڈرتے آواز دی

"کون ہے یہاں" کوئی کمرے میں آیا وہ پہچان گئی تھی وہ معیز ہے دونوں کا صرف عکس نظر آرہا تھا معیز نہیں جانتا تھا کہ سامنے کون کھڑا ہے مناہل نے آہستہ سے آگے بڑھ کر اسے موبائل پکڑایا اس نے نقاب کرر کھا تھا

"تھینک یو میں یہی لینے آیا تھا آ جائیں میں ٹارچ جلاتا ہوں" معیز دروازے کی جانب پلٹا مناہل بھی اس کے ساتھ آگے بڑھی لکڑی کے ٹکڑے سے معیز کو ٹھوکر لگی وہ دیوار پر ہاتھ رکھنے لگا تھا جب مناہل نے اپنی ہتھیلی دیوار پر رکھ دی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا کندھا پکڑ کر اسے گرنے سے بچایا مناہل نے زور سے آنکھیں بند کی معیز کا ہاتھ مناہل کے ہاتھ پر تھا وہ سنبھل کر مناہل کی طرف مُڑا مناہل نے آہستہ سے اپنا ہاتھ دیوار سے ہٹایا شیشہ بہت بری طرح اس کا ہاتھ زخمی کر چکا تھا

اس نے درد سے آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی روشن دان سے آتی روشنی سے معیز صرف اس کی آنکھیں دیکھ پایا اور یہاں اس کے دل نے بیٹ مس کی

"آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟"

"ہمم" وہ سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھی

"سنیں" لیکن مناہل بنا سنیں بھاگ کر باہر نکلی وہ نہیں چاہتی تھی معیز اس کا زخمی ہاتھ دیکھے معیز نے موبائل کی ٹارچ جلائی اور دیوار پر روشنی ڈالی

"شِٹ" وہ باہر بھاگا دیوار پر خون لگا ہوا تھا اور شیشے پر سے بھی خون کے قطرے بہہ رہے تھے باہر آ کر اسے کوئی نظر نہیں آیا

"معیز تو کہاں چلا گیا تھا کب سے سنی اور میں تجھے ڈھونڈ رہے ہیں"

"آیان تو نے کسی کو یہاں سے جاتے دیکھا ہے جس کا ہاتھ زخمی ہو"

"نہیں میں نے تو نہیں دیکھا چل یار آنٹی تھک گئی ہیں" معیز نے ارد گرد دیکھا

"چل معیز" آیان نے دوبارہ کہا تو وہ آگے بڑھ گیا لیکن نظریں ارد گرد ہی تھی

"اوہ نو مناہل اتنا خون بہہ رہا ہے میں کیسے روکوں اسے انکل جلدی چلائیں" دعا ڈرائیور پر چلائی

"مناہل ہنسی"

"تم ہنس رہی ہو مناہل تمہارا ہاتھ اتنا شدید زخمی ہے اور تم ہنس رہی ہو"

"مجھے درد نہیں ہو رہا دعا"

"شٹ اپ مناہل" دعا نے اسکے ہاتھ پر کپڑا باندھا اور آہستہ سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

"تمہارا ہاتھ کیسے زخمی ہوا ہے۔۔۔" دعا بول رہی تھی مگر وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی

"ضرورت تھی دعا ابھی تکلیف نہیں ہو رہی اگر یہ نا کرتی تب بہت تکلیف ہوتی بہت۔۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی

"کتنا خون بہہ رہا ہے" دعا رو دینے کو تھی اور وہ اس کی حالت دیکھ کر مسکرا رہی تھی

میں نے جاناں میں تو کچھ نہیں

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک۔۔۔۔

****

ہوا سے پردے اُڑ رہے تھے کمرے میں چاند کی روشنی پھیل رہی تھی کتنی ہی دیر وہ کمرے کی چھت کو گھورتا رہا پھر اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا بار بار کالی گہری نم

آنکھیں اس کی نظروں کے سامنے آ رہی تھی اس نے اپنا دائیاں ہاتھ اٹھا کر سامنے کیا آنکھوں کے سامنے پھر سے وہ منظر گھوم گیا

"کون ہو گی وہ" معیز نے سوچتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا رات قطرہ قطرہ بہہ رہی تھی

****

نوٹ

میرا دل جو تم پہ نثار ہے از رافعہ عزیز پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)